بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۳۷ سوموار ۱۲ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ ۳۰ ظہور ۱۳۶۱ ہش ۳۰ اگست ۱۹۸۲ء نمبر ۱۹۵

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۹ ظہور / اگست ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں اضافے اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ موصوفہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

سویڈن کے اخبارات میں حضور ایدہ اللہ کے دورے کا نمایاں چرچا

یہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی مقدس کتاب قرآن مجید کے پیغام کو پھیلائیں :- اخبار آربی ٹیٹ میں حضور کا ارشاد

خلیفہ، یورپ کو اسلام کی شہرۂ آفاق آسمانی تعلیم سے روشناس کرائیں گے :- اخبار گوٹن برگ پوسٹن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے دورہ سویڈن کی ایمان افروز تفصیلات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اپنے پہلے غیر ملکی دورے پر آٹھ اگست بروز اتوار سویڈن میں وارد ہوئے ۔ سویڈن کی جماعت کے لئے یہ روزِ سعید عید سے کم نہ تھا۔ کہ جماعت کے محبوب امام آج ان میں تشریف فرما تھے۔ سوموار کے روز کافی رات گئے تک حضور احباب جماعت سے ملاقات فرماتے رہے ۔ اپنے قیام کے دوران حضور نے پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا ۔ الحمد للہ ۔ سویڈن کے مختلف اخبارات نے حضور کی آمد کی خبر، آپ کی تصاویر اور آپ کا انٹرویو نمایاں طور پر شائع کیا۔

سویڈن کے اخبار "ARBETET" نے اپنی اشاعت ۱۱ اگست میں پہلے صفحہ پر حضور کی خبر شائع کی ۔ اس کے علاوہ اس نے اخبار کے صفحہ ۱۶ پر اس جلی سرخی سے "گوٹن برگ مسجد میں خلیفہ کی آمد" کے تحت حضور کے دورہ کی تفصیل اور انٹرویو شائع کیا۔

اخبار "GOTEBORGS POSTEN" گاٹن برگ پوسٹن نے اپنی ۱۰ اگست کی اشاعت میں "خلیفہ نے اپنے پیروکاروں سے ملاقات کی" کے عنوان کے تحت اور آپکے ہم سفر احباب کا فوٹو اور تفصیلی خبر دی۔

سویڈن کے اخبارات کے مندرجات احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہیں ۔

اخبار "آربی ٹیٹ" ۱۱ اگست کے صفحہ پر "سویڈن کی واحد مسجد میں خلیفہ کی آمد" کے زیر عنوان رقمطراز ہے۔

"کل گاٹن برگ میں ایک غیر ملکی شخصیت تشریف لائی ۔ یہ خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحب تھے ۔ آپکی میزبانی کا شرف گاٹن برگ اور سویڈن کی واحد مسجد کو حاصل ہوا۔ شیروانی اور پگڑی میں ملبوس آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور اپنے مذہب کے متعلق جو اسلام کا ایک فرقہ ہے وضاحت بیان فرمائی"

یہی اخبار صفحہ ۱۶ پر جلی سرخی "گوٹن برگ مسجد میں خلیفہ کی آمد" کے تحت لکھتا ہے

"پرسوں گوٹن برگ میں پاکستان سے خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحب تشریف لائے خلیفہ ہونے کی حیثیت سے احمدی مسلمانوں کے وہ مذہبی راہنما ہیں اور آپ سارے یورپ کا سفر

باقی صفحہ ۸ پر

● محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن شوگر بڑھ جانے کے باعث گذشتہ ہفتہ شدید علیل رہے ہیں اور تاحال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں گو اب پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ تاہم طبیعت پوری طرح معمول پر نہیں آئی۔

احباب جماعت محترم مولانا موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں تا آپ بہتر رنگ میں خدمت دین کرنے کی توفیق پائیں

● برادرم مکرم عبدالباسط صاحب انڈونیشین مبلغ میدان انڈونیشیا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۷ جون ۱۹۸۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم الحاج عبدالواحد صاحب مرحوم سابق مبلغ انڈونیشیا کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس بچہ کو صحت وعافیت والی لمبی عمر عطا کرے خادم دین بنائے اور اپنے بیشمار فضلوں سے نوازے آمین

(محمد الیاس منیر۔ ربوہ)

ماریشس میں ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تقریر سنکر شدتِ جذبات سے آنسو نکل آئے

عیدالفطر پر حضور ایدہ اللہ کا پیغام پڑھکر سنایا گیا۔ ٹی وی نے نمازِ عید کی فلم دکھائی

مکرم مولانا صدیق احمد صاحب منور امیر و مبلغ انچارج ماریشس نے اپنی رپورٹ محررہ تین اگست ۱۹۸۲ء میں ۱۵ جولائی سے ۳۱ جولائی کی کارگذاری کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے رمضان المبارک میں درس القرآن، درس حدیث اور نماز تراویح کا سلسلہ جاری رہا ۔ دوران رمضان ہر اتوار کو روزہل کے علاوہ دیگر شاخوں میں قرآن پاک کلاسس منعقد کی گئی جس میں قرآن کریم، حدیث سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت اقدس کے عناوین پر تقاریر کی گئیں۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ریکارڈ شدہ تقریر دوستوں کو سنائی گئی ۔ مخلصین بہت محظوظ ہوئے اور شدت جذبات سے اکثر کے آنسو بہہ پڑے۔

رمضان المبارک کے دوران جملہ جماعتہائے احمدیہ ماریشس میں سورۂ یونس کا درس دیا گیا نیز ہماری دو مساجد میں متعدد احمدی بھائیوں اور بہنوں کو اعتکاف کی توفیق ملی۔

۲۳ جولائی کو عیدالفطر کی تقریب سعید منعقد ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت عید پر سب احباب جماعت کو بذریعہ تار مبارکباد اور دلی دعاؤں کا تحفہ ارسال فرمایا جو تمام مساجد میں پڑھ کر سنایا گیا۔ فالحمد للہ علی ذالک ۔ عید کے موقع پر ٹیلیویژن والوں نے ہمارے اجتماع عید کی فلم تیار کی چنانچہ بعد ازاں نماز عید، خطبہ اور باہمی ملاقاتوں کے ایمان افروز مناظر ٹیلیویژن پر دکھائے گئے ۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۰ جولائی کو خطبہ جمعہ مرکزی مسجد دارالسلام میں دیا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسندِ خلافت پر سرفراز ہونے کے بعد پہلی تقریر بطور خطبہ جمعہ پڑھ کر سنائی۔ اسی روز بعد نماز مغرب خاکسار نے خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں شرکت کی اور دورانِ تقریر "زائر میں احمدیت کا مستقبل" پر اپنے خیالات کا اظہار کیا جہاں سے خاکسار حال ہی میں ایک تبلیغی دورہ سے واپس آیا ہے۔

(وکالت تبشیر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

۳۰ ظہور ۱۳۶۱ ہش

خوشی کی خبر

آج کی دنیا نئی نئی خبروں کی دنیا ہے۔ اخبارات کی چیختی چنگھاڑتی سرخیاں زیادہ سے زیادہ قارئین کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ریڈیو ٹیلی ویژن اور دیگر ذرائع ابلاغ ڈھونڈ ڈھونڈ کر خبریں نکالتے ہیں کہ اپنے قارئین کو خوش کر سکیں۔ کہیں جنگ کی خبر ہے کہیں امن کی خبر ہے۔ کہیں نئی نئی ایجادات کی خبریں۔ یہ خبریں خوشی کی بھی ہیں اور غم کی بھی۔ جہاں خوشی کی خبر پر دنیا لپکتی ہے۔ وہاں غم کی خبریں بھی دلچسپی اور محویت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ کہیں کوئی دردناک حادثہ ہو جائے۔ ہر شخص اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لئے بے چین ہوتا ہے۔ اخبارات بڑے بڑے سیاہ حاشیے لگا کر ایک ایک تفصیل دیتے ہیں۔ جہاں لوگ غم کی خبر میں انتہائی دلچسپی لیتے ہیں وہاں خوشی کی خبر میں زیادہ دلچسپی لینا لازمی ہے۔

آج کے دور میں ایک انتہائی اہم اور خوشی کی خبر دنیا کو پہنچائی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اس خبر کی صحیح اہمیت بیان کی جائے اور اس کی صحیح روح دنیا کے سامنے پیش کی جائے تو یہ خبر نہ صرف انتہائی خوشی کی خبر بن جاتی ہے بلکہ اپنے دور کی سب سے بڑی خبر قرار پاتی ہے۔ یہ خبر جنگوں معاشی بدحالی اور متوقع خوفناک تباہی کے لرزا دینے والے خوف میں جکڑی ہوئی دنیا کے لئے رہائی کا پیغام ہے۔ یہ بے چین دنیا کو چین اور سکون کی نوید ہے۔ یہ خبر بے خواب راتیں گزارنے والوں کے لئے آرام کی نیند سونے کا نوشتہ ہے۔ یہ خبر کیا ہے؟

سیدنا حضرت اقدس یہ خوشی کی عظیم خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دیکھو! میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔۔۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۱)

"میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۰)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس خبر میں خوشی کا کونسا پہلو ہے؟ اس کی تمام تر تفاصیل بھی حضرت اقدس۔۔۔۔ نے خود بیان فرمائی ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳)

یہ خبر اس صدی کی سب سے بڑی خبر ہے۔ صحرائے عرب میں تیل کے چشمے دریافت ہونے جنوبی افریقہ میں سونے کی کانیں دریافت ہونے یا دنیا کو عظیم ایٹمی قوت کا پتہ چلنے سے بھی بڑی خبر ہے۔ یہ ایسی عظیم دولت کی دستیابی کی خبر ہے جس کے سامنے دنیا بھر کی دولتیں ہیچ ہیں۔

حضرت اقدس۔۔۔۔ اس خبر کی قدر و قیمت یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک قیمتی چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے سچا خدا۔ اور اس کو پہچاننا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پر ہو جائیں۔

ایمان میں نئی زندگی پیدا کرنے والا واقعہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ کی جھلکیاں

آدھی رات کے وقت خانہ کعبہ میں ایک شخص

ایک قلب صافی پر اللہ تعالےٰ کی تلوار کا پہلا وار

آدھی رات کا وقت تھا ایک شخص چوروں کی طرح دبے پاؤں محتاط قدموں سے چلتا ہوا خانہ کعبہ کی طرف آیا اور ادھر اُدھر دیکھ کر خانہ کعبہ میں چھپ گیا اس شخص کے ہاتھ میں تلوار تھی اور وہ اس کی دھار پر ہاتھ پھیر کر اس کی تیزی کے بارے میں تسلی کر رہا تھا کہ یہ ایک ہی وار میں کسی شخص کو زندگی سے محروم کر سکتی ہے۔ اس شخص کو چھپے ہوئے کچھ دیر گزری تھی کہ رات کی خاموشی کو توڑتے ہوئے ایک آواز آنی شروع ہوئی۔ چھپے ہوئے شخص نے کان لگا کر سنا۔ یہ آواز جنگل کی طرف سے آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں یہ آواز بلند ہوتی گئی۔ اب یہ آواز صاف سنی جا رہی تھی۔ یہ آواز تھی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔۔۔۔

آواز قریب آتی گئی۔ رات کی خاموشی کا طلسم ٹوٹ گیا۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے جو رات کے پچھلے پہر اپنے رب کی عبادت میں مشغول تھے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں آئے اور اپنے رب کے حضور نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ چھپے ہوئے شخص کو آپؐ کا ہی انتظار تھا۔ مگر یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اس کے ہاتھ برف کے بن گئے ہوں۔ جیسے اس کی تیز دھار تلوار کند ہو کر رہ گئی ہو۔ چھپا ہوا انسان باوجود تنہائی کے کچھ نہ کر سکا۔ اللہ کا نبیؐ اپنے رب کی مناجات کر رہا تھا گڑگڑا رہا تھا اس کے آنسو زمین میں جذب ہو رہے تھے۔ جب حضور نماز سے فارغ ہوئے اور واپسی کے لئے روانہ ہوئے تو یہ شخص بھی آپؐ کے پیچھے چلا۔ تھوڑی ہی دیر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہٹ پائی اور پوچھا کون ہے؟ وہ شخص بولا میں عمر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے عمر! نہ تو دن کو میرا پیچھا چھوڑتا ہے اور نہ رات کو۔ عمر نے سوچا اب شائد آپؐ میرے لئے بددعا کریں گے۔ ان کے دل کی دنیا تو پہلے ہی یہ نظارہ دیکھ کر زیر و زبر ہو چکی تھی۔ انہوں نے کہا حضرت! آج کے بعد میں آپ کو ایذا نہ دوں گا۔ عربوں میں وعدہ کا بڑا پاس ہوتا ہے۔ اس لئے آنحضرتؐ نے یقین کر لیا۔

یہ تھے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل پر پہلا خدائی وار جس نے چند دن کے بعد عمر کے دل کو بالکل ہی بدل دیا۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے فدائی بنے کہ بہتوں سے آگے نکل گئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

سیدنا حضرت اقدس۔۔۔۔ فرماتے ہیں:۔

"عادت اللہ ہمیشہ یوں ہی ہے کہ جب تکذیب شدت سے ہوتی ہے تو غیرتِ الٰہی اسی قدر نصرت کے لئے جوش مارتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۸۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ فاتحہ

ایک کامل دُعا

تمام مشکلات کا حل اس دُعا میں موجود ہے

محترم محمود مجیب اصغر صاحب۔ لاہور

قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کے حالاتِ زندگی پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تمام تر ترقیوں اور کامیابیوں کا راز ان دعاؤں میں تھا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیں۔

جب بھی ان پر مصائب آئے وہ دعاؤں کے ذریعہ ہی دور ہوئے جب کبھی بیماریاں آئیں تو وہ بھی دعاؤں کے ذریعہ سے ہی دور ہوئیں ان کو تبلیغ میں کامیابی نصیب ہوئی تو وہ بھی دعاؤں کے نتیجہ میں، اولاد ملی تو دعاؤں کے نتیجہ میں، فتح ملی تو دعاؤں کے نتیجہ میں، امان ملی تو دعاؤں کے نتیجہ میں، غرضیکہ انہوں نے خدا میں فنا ہو کر زندگی گزاری اور سب کچھ خدا سے مانگا۔ اور سب کچھ خدا سے پایا اسی لیے خدا تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لیے انبیاء علیہم السلام کے ان واقعات کو قرآن کریم میں محفوظ کر لیا تاکہ وہ اپنی ہر حالتِ مراد یابی اور نامرادی میں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہیں اور اسی سے سب کچھ مانگیں۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک نہایت جامع اور کامل دعا سکھلائی ہے۔ جس میں ہماری تمام مشکلات کا حل موجود ہے۔ ذیل میں اس جامع دعا کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سکھلائی ہوئی دعا کے ساتھ موازنہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جس سے یہ حقیقت آشکار ہو جائیگی کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی کامل شریعت دی گئی اس لیے آپ ہی نے ایسی دعا سکھلائی جو ہر لحاظ سے کامل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں لکھا ہے

"اور ایسا ہوا کہ وہ ایک جگہ دعا مانگتا تھا جب مانگ چکا ایک نے اس کے شاگردوں میں سے اس کو کہا کہ اے خداوند ہم کو دعا مانگنا سکھا جیسا کہ یوحنا نے اپنے شاگردوں کو سکھایا اُس نے اُن سے کہا جب تم دعا مانگو تو کہو:

اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے
تیرے نام کی تقدیس ہو تیری بادشاہت
آوے تیری مراد جیسی آسمان پر ہے زمین پر
بھی آوے۔ ہماری روز کی روٹی ہر روز
ہمیں دے اور ہمارے گناہوں کو بخش کیونکہ
ہم بھی ہر ایک کو جو ہمارا قرضدار ہے
بخشتے ہیں اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال بلکہ
ہم کو برائی سے چھڑا"

(لوقا باب ۱۱ آیت ۱)

یہ وہ بہترین دعا ہے جو عیسائیوں کی کتب میں پائی جاتی ہے اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے مسلمانوں کو جو دعا سکھائی وہ سورۃ فاتحہ ہے۔ سورۃ فاتحہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ فاتحہ اور انجیل کی اس دعا میں کتنا عظیم الشان فرق ہے۔ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح ثانی نے تفسیر کبیر جلد چہارم میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر کرتے ہوئے ان ہر دو دعاؤں کا موازنہ کیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کی سورۃ فاتحہ شروع ہی ان الفاظ سے ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت مانگتے ہوئے جو بے مانگے دینے والا اور ہمارے کاموں کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا کرنے والا ہے اس کے حضور یہ دعا کرتا ہوں گویا سورۃ فاتحہ جو دعا ہے اس کی قبولیت کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک دعا سکھلائی ہے یعنی پیشتر اس کے کہ وہ دعا مانگی جائے اس دعا کو صحتِ نیت کے ساتھ مانگنے کے لیے اور ان سامانوں کے حصول کے لیے جن سے کام لے کر دنیا میں ترقی ہوتی ہے اور جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ و تصرف میں ہیں اور اسی طرح ان پیدا کردہ سامانوں سے صحیح طور پر کام لینے کے لیے اور اُن کے اعلیٰ درجہ کے نتائج کے حصول کے لیے جو انسان کو مزید انعامات کا مستحق بنا دیتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو جوش میں لاتا ہے جن کا دعا کی قبولیت کے ساتھ تعلق ہوتا ہے یہ کیسی کامل دعا ہے کہ ابھی شروع بھی نہیں کی گئی کہ اس کی قبولیت کے لیے اور اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اسکی استعانت طلب کی جاتی ہے اور اسکی رحمانیت اور رحیمیت کا واسطہ دے کر التجا کی جاتی ہے کہ وہ اپنی مدد انسان کے شاملِ حال رکھے اور اس کے لیے ہر قسم کے سامان مہیا فرما دے اور نہ صرف سامان مہیا فرمائے بلکہ اُن کے اعلیٰ نتائج بھی پیدا فرمائے پھر وہ کہتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

گویا وہ خدا تعالیٰ کی چار صفات بیان کرتا ہے اور یہ چاروں اصولی صفات ہیں جن کے اردگرد باقی تمام صفات چکر کھاتی ہیں اس کے مقابلہ میں مسیح کہتا ہے۔

"اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو"

گویا وہ محض اس کو قدوس کہتا ہے حالانکہ قدوس اُن صفات میں سے ایک صفت ہے جو اس کے گرد چکر کھا رہی ہیں۔

پھر سورۃ فاتحہ سے پہلے اللہ تعالیٰ کا اسم ذات بیان کیا گیا ہے مگر مسیح کہتا ہے "اے ہمارے باپ"۔ حالانکہ باپ کا لفظ اس کی صرف ایک صفت کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی یہ لفظ صرف اتنا بتاتا ہے کہ اس کے اندر باپ کی سی شفقت اور رحم پایا جاتا ہے حالانکہ صرف باپ ہی رحم کرنے والا نہیں ہوتا ماں بھی رحم کرنے والی ہوتی ہے بھائی بھی رحم کرنے والا ہوتا ہے استاد بھی رحم کرنے والا ہوتا ہے بادشاہ بھی رحم کرنے والا ہوتا ہے اور سب اپنے اپنے دائرہ میں محبت اور احسان کے ساتھ پیش آتے ہیں لیکن قرآن کریم نے ان ساری صفات کو جمع کر کے اس کا اسم ذات بیان کیا یعنی اللہ۔ جس میں ساری صفات جمع ہیں۔ . . . . . .

پس قرآنی دعا کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ اس دعا میں خدا تعالیٰ کے اسمِ ذات کو پیش کرتا ہے جس میں تمام قسم کے کمالات اور خوبیاں جمع ہیں اس کے بعد اُس نے صفات کی تقسیم شروع کی اور کہا کہ وہ ربّ ہے رحمٰن ہے رحیم ہے، مالکِ یوم الدین ہے لیکن انجیل نے صرف اتنا کہا کہ۔

"تیرے نام کی تقدیس ہو"

حالانکہ تقدیس جھوٹی بھی ہو سکتی ہے اور سچی بھی۔ بتوں کو لوگ قدوس کہتے ہیں لیکن وہ مقدس نہیں ہو جاتے پھر انجیل نے یہ بھی نہیں کہا کہ تو مقدس ہے بلکہ کہا ہے کہ "تیرے نام کی تقدیس ہو" یعنی لوگ تجھے مقدس کہا کریں حالانکہ مقدس کہنے والے جھوٹے بھی ہو سکتے ہیں اور سچے بھی ہو سکتے ہیں۔

پھر لکھا ہے۔

"تیری بادشاہت آوے"۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ وہ مالک یوم الدین ہے اس کی بادشاہت تو آنا کیا ہے وہ تو ساری دنیا پر چھائی ہوئی ہے پھر وہ تو یہ کہتا ہے "تیری بادشاہت آوے" اور قرآن کہتا ہے کہ خالی بادشاہت کچھ چیز نہیں بادشاہتیں قائم ہوتی ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں تیری بادشاہت وہ ہے جو انجام تک ممتد ہوتی اور پھیلتی چلی جاتی ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کو وہ بادشاہت حاصل ہے جو کبھی ختم ہونے والی نہیں جس کی طرف ملکِ یوم الدین میں اشارہ کیا گیا ہے۔

پھر انجیل کہتی ہے کہ:۔

"تیری مراد جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی آوے"

یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی شان کے بالکل خلاف ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جو دوسروں کی مرادیں پوری کرنے والا ہے مگر اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ زمین پر بھی تیری مرادیں پوری ہوں گویا کہ جس طرح فقیروں کو خیرات ڈال دی جائے تو وہ خوش ہو کر کہتے ہیں کہ اللہ تیری مرادیں پوری کرے اس طرح خدا تعالیٰ کو بھی دعا دی گئی ہے کہ تیری مرادیں پوری ہوں حالانکہ خدا تعالیٰ کو یہ کہنا کہ تیری مرادیں پوری ہو جائیں اس سے زیادہ ہتک آمیز بات اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔

اس کے بعد قرآن کریم نے ایک فقرہ استعمال کیا ہے جس کا انجیل میں ذکر تک نہیں قرآن کریم نے صفات الٰہیہ کے بعد انسان کو یہ سکھایا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے کہے کہ:۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

یعنی اے خدا ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں گویا ان الفاظ میں انسان خدائی طاقتوں کا اقرار اور اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہے لیکن انجیل نے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

پھر قرآن کریم نے کہا ہے:۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ۔

یعنی اے خدا دنیا کے بھی کام ہیں اور دین کے بھی کام ہیں زمین کے بھی کام ہیں اور آسمان کے بھی کام ہیں . . . . . تو میرے ہر کام میں کامیابی کا قریب ترین راستہ مجھے دکھا مگر مسیح کہتا ہے کہ:۔

"ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دے"

. . . . . .

پھر کہا گیا ہے کہ:۔

"ہمارے گناہوں کو بخش کیونکہ ہم بھی ہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کو جو ہمارا قرضدار ہے بخشتے ہیں"

لیکن قرآن کریم نے سورۃ فاتحہ میں

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

کہہ کر بتایا ہے کہ گناہ کی دو قسمیں ہیں ایک گناہ POSITIVE ہوتا ہے ۔ اور ایک گناہ NEGATIVE ہوتا ہے یعنی ایک گناہ مثبت ہوتا ہے اور ایک گناہ منفی ہوتا ہے ۔ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جو لاہی کے ساتھ متعلق رکھتے ہیں اور بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جو نیکیوں کے نہ کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں انجیل کی دعا میں صرف POSITIVE گناہوں کا ذکر ہے NEGATIVE گناہوں کا ذکر نہیں یعنی یہ تو دعا کی گئی ہے کہ جو گناہ ہم کر بیٹھے ہیں وہ ہمیں بخش دے لیکن اس امر کا کوئی ذکر نہیں کہ جو نیکیاں ہم نے نہیں کیں ان کے بد نتائج سے ہمیں محفوظ رکھ اس کے مقابلہ میں قرآن کریم نے غیر المغضوب علیہم میں POSITIVE گناہوں کا ذکر کیا اور ولا الضآلین میں NEGATIVE گناہوں کا ذکر کیا یعنی جو نیکیاں ہمیں کرنی چاہیئے تھیں لیکن ہم نے نہیں کیں اُن کے بد نتائج سے بھی ہمیں بچا اور اسی طرح ہم کو اس بات سے بھی بچا کہ جو کام کرنے والے ہیں وہ ہم نہ کریں اور نیکی کے رستہ سے بہک جائیں"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۲۲۰ تا ۲۲۲)

قرآن اور انجیل کی ان دعاؤں کے موازنہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جو دعائیں مختلف انبیاء نے کیں ان سب کو جامع اور کامل شکل میں قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے ۔ جس سے نہ صرف قرآن کریم کی فضیلت تمام کتب سابقہ پر ثابت ہوتی ہے اور بلکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بھی تمام انبیاء و سابقین پر ثابت ہوتی ہے اور مختلف انبیاء جو دعائیں اپنی اپنی مخصوص ضروریات کے لیے مانگتے رہے اُن سب کو جمع کر دیا گیا تاکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو ہر مشکل کے وقت قرآنی دعاؤں سے راہنمائی حاصل ہوتی رہے اور پھر اُن تمام قرآنی دعاؤں کا خلاصہ سورۃ فاتحہ کی شکل میں لکھ دیا کہ تمہاری تمام ضروریات جو قیامت تک پیدا ہونگی ان کو بہتر اور جامع الفاظ میں دعائے فاتحہ میں مانگا گیا ہے ۔

پس اسلام کی الہامی کتاب قرآن مجید کی یہ خوبی ہے کہ ہر امر کے لیے اس میں الہامی دعا ملتی ہے اور پھر ان تمام دعاؤں کا بطور مغز سورۃ فاتحہ کو بیان فرمایا کہ جب کبھی اضطراب کی حالت میں اس خاص امر کے لیے دعا کے لیے الفاظ نہ مل رہے ہوں تو انہیں سورۃ فاتحہ کے الفاظ میں پاؤ گے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں مایوسی اور ناامیدی نام کی کوئی چیز نہیں اگر کوئی ہے تو وہ گناہ کے نام سے موسوم کی گئی ہے ۔

آخری مرتبہ بھی کمبل مہمان کے اوپر تھا

حضرت مولانا شیر علی صاحب فرشتہ کی مہمان نوازی کا ایک دلچسپ واقعہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب مہمانوں پر بہت ہی مہربان ہوتے عجیب و غریب طریق سے مہمانوں کے ساتھ اپنی شفقت و مہربانی کا اظہار فرماتے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ کے ہاں کثرت سے مہمان ٹھہرتے جاڑے کے موسم میں زیادہ تعداد میں بستر وغیرہ مہیا کرنا اور دوسرے انتظامات کوئی معمولی کام نہیں ہوتا لیکن آپ نہایت درجہ خندہ پیشانی کیساتھ مہمان نوازی کا یہ فریضہ سرانجام دیتے کھانے سے پیشتر (جو حضرت اقدس کے لنگر سے آتا تھا) آپ صبح کے وقت سب کو لسی وغیرہ سے ناشتہ کراتے اور مہمانوں کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت دریافت فرمانے کے لئے بار بار تشریف لاتے ۔ اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ خود اس کو نور ہسپتال لے جاتے اور ڈاکٹر صاحب سے اپنی موجودگی میں اس کے لئے نسخہ تجویز کراتے اگر فرصت نہ ہوتی تو ڈاکٹر صاحب کے نام خاص توجہ کے لئے رقعہ لکھ دیتے اور تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خیریت دریافت کرتے تھے ۔ پرہیزی کھانا اور دودھ وغیرہ کا بھی گھر سے ہی انتظام کر دیا کرتے تھے ۔ الغرض آپ اپنی طرف سے مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے

مہمان نوازی کا یہ سلسلہ سارا سال ہی چلتا رہتا ۔ کسی وقت بھی کوئی مہمان آجاتا آپ اس کی مہمان نوازی کے لئے پورے طور پر مستعد ہو جاتے اس ضمن میں آپ کی اس عمدہ صفت سے متعلق ایک بڑا ہی دلچسپ اور قابل تقلید واقعہ "سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب" کے صفحہ ۱۶۸ پر درج ہے ۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ مہمان کی کتنی عزت کرتے ، کتنا اس کا خیال رکھتے اور اس کے لئے کتنی قربانی کرتے تھے ۔

واقعہ یوں ہے کہ ایک دفعہ ڈلہوزی میں آپ موصوف مقیم تھے کہ آپ کے پاس ایک دوست تشریف لے آئے ۔ اس موقعہ پر بارشیں کافی زیادہ ہوئی تھیں جس کی وجہ سے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور سردی بہت زیادہ تھی ۔ بند کمرہ کے اندر لحاف میں بھی کافی سردی لگتی تھی ۔ جب وہ مہمان سونے کے لئے بستر پہ لیٹے تو حضرت مولوی صاحب نے اپنا کمبل یہ کہتے ہوئے ان کے لحاف کے اوپر ڈال دیا کہ "سردی بہت ہے اُوپر رہنے دو" لیکن مہمان نے محسوس کیا کہ اس وقت اس کمبل کی ان سے زیادہ حضرت مولوی صاحب کو ضرورت ہے چنانچہ انہوں نے عرض کی کہ اسے آپ استعمال فرماویں ۔ لیکن حضرت مولوی صاحب کسی طرح بھی نہ مانے چنانچہ جب حضرت مولوی صاحب سو گئے تو انہوں نے بڑے آرام کے ساتھ وہ کمبل حضرت مولوی صاحب پر ڈال دیا اور خود سو گئے تھوڑی دیر بعد ان کی جو آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی کمبل پھر ان کے اپنے اوپر ہے کچھ دیر بیدار رہ کر پھر انہوں نے بڑی خاموشی اور احتیاط کے ساتھ وہ کمبل حضرت مولوی صاحب کے اوپر ڈال دیا تا انہیں احساس نہ ہو اور ان کی آنکھ کھل نہ جائے ۔ لیکن ان کی پھر جب آنکھ کھلی تو وہ کمبل پھر آپ کے اُوپر تھا ۔ اسی طرح تمام رات ہوتا رہا ۔ تا آنکہ صبح کی اذان نے ان دونوں کو بیدار کر دیا ۔ اور آخری بار کمبل مہمان کے اوپر ہی تھا اور حضرت مولوی صاحب بازی لے گئے تھے

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی اہلیہ محترمہ کی وفات

پر

قرارداد ہائے تعزیت

جماعت احمدیہ فیصل آباد شہر

ہم تمام افراد جماعت احمدیہ فیصل آباد شہر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں مقام بخشے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

ہم سب جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں ۔

ہم ہیں

(افراد جماعت فیصل آباد)

قیادت حلقہ دارالذکر فیصل آباد

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالذکر فیصل آباد اپنے پیارے اور محترم امیر جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ فیصل آباد کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں ۔

مرحومہ کی جماعتی کاموں میں سرگرمیاں کسی سے پوشیدہ نہیں ۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی جماعتی خدمات میں ان کا بھی نمایاں حصہ ہے ۔ حضرت امیر صاحب کی گھر سے جماعتی کاموں کے لئے دوری کے باوجود بچوں کی تربیت و پرورش جس رنگ میں فرمائی وہ احمدی خواتین کے لئے نمونہ ہے ۔ بہت مہمان نواز اور خلیق تھیں ۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں ۔ اور سیدنا حضرت المصلح الموعود کی وقف جائیداد کی تحریک میں اپنے طلائی زیورات بھی وقف کر دیئے ۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب خاص سے نوازے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

ہم ہیں

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالذکر فیصل آباد

خواتین خلافت حقہ اسلامیہ کا مطالعہ کریں

(از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں نظارت اصلاح وارشاد نے ماہ ستمبر میں مطالعہ کے لئے حضرت مصلح موعود کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء بعنوان "خلافت حقہ اسلامیہ" تجویز کی ہے اس کتاب کا امتحان بھی لیا جائے گا جس کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا ۔ ہر پڑھی لکھی خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کو ماہ ستمبر میں پڑھے ۔ یہ چھوٹا سا کتابچہ ہے جو نظارت اشاعت لٹریچر سے پچاس پیسے میں مل سکتا ہے ۔ تمام لجنات یہ کتاب مرکز سے فوری طور پر منگوا کر ممبرات کو مہیا کریں اور پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں ۔ اجلاسوں میں بھی پڑھ کر سنائی اور سمجھائی جائے تا ناخواندہ مستورات بھی سمجھ جائیں اور پھر رپورٹ کریں کہ ہماری لجنہ کی اتنی ممبرات نے یہ کتاب پڑھ لی ہے کوشش کریں کہ ماہ ستمبر کے آخر تک ہر ممبر کتاب پڑھ لے یا سُن لے ۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکار عالیہ

یہ ہمارے ہی قصور کا نتیجہ ہے

حضرت عمرؓ فرمانے لگے۔ معاف کرنا میں مجبور تھا

"حضرت عمرؓ ایک دفعہ اپنے زمانۂ خلافت میں مکہ تشریف لائے تو شہر کے بڑے بڑے رؤسا جو مشہور خاندانوں میں سے تھے ان کے ملنے کے لیے آئے۔ انہیں خیال پیدا کہ حضرت عمرؓ ہمارے خاندانوں سے اچھی طرح واقف ہیں اس لیے اب جبکہ وہ خود بادشاہ ہیں ہمارے خاندانوں کا بھی پوری طرح اعزاز کریں گے اور ہم پھر اپنی گم گشتہ عزت حاصل کر سکیں گے۔ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے آپ سے باتیں شروع کر دیں۔ ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ حضرت عمرؓ کی مجلس میں بلالؓ آ گئے۔ تھوڑی دیر گزری تو خبابؓ آ گئے اور اسی طرح یکے بعد دیگرے اول الایمان غلام آتے چلے گئے۔ یہ وہ لوگ تھے جو ان رؤسا یا ان کے آباء کے غلام رہ چکے تھے۔ اور جن پر وہ اپنی طاقت کے زمانہ میں شدید ترین مظالم کیا کرتے تھے حضرت عمرؓ نے ہر غلام کی آمد پر اس کا استقبال کیا اور رؤسا سے کہا کہ آپ ذرا پیچھے ہو جائیں اور ان کو آگے بیٹھنے کے لیے جگہ دیدیں۔ حتیٰ کہ وہ نوجوان رؤسا جو آپ سے ملنے آئے تھے ہٹتے ہٹتے دروازہ تک جا پہنچے۔ اس زمانہ میں کوئی بڑے بڑے ہال تو ہوتے نہیں تھے۔ ایک چھوٹا سا کمرہ ہوگا اور چونکہ وہ سب اس میں سما نہیں سکتے تھے اس لیے ان کو پیچھے ہٹتے ہٹتے جوتیوں میں بیٹھنا پڑا۔ جب مکہ کے وہ رؤسا جوتیوں میں جا پہنچے اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کس طرح ایک کے بعد ایک مسلمان غلام آیا اور اس کو آگے بٹھانے کے لیے ان کو پیچھے ہٹنے کا حکم دیا گیا تو ان کے دل کو سخت چوٹ لگی۔ خدا تعالیٰ نے بھی اس وقت کچھ ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ یکے بعد دیگرے کئی ایسے مسلمان آ گئے جو کسی زمانہ میں کفار کے غلام رہ چکے تھے۔ اگر ایک بار ہی وہ رؤسا پیچھے ہٹتے تو ان کو احساس بھی نہ ہوتا مگر چونکہ بار بار ان کو پیچھے ہٹنا پڑا اس لیے وہ اس بات کو برداشت نہ کر سکے اور اٹھ کر باہر چلے گئے۔ باہر نکل کر وہ ایک دوسرے سے شکایت کرنے لگے کہ دیکھو آج ہماری کیسی ذلت اور رسوائی ہوئی ہے۔ ایک ایک غلام کے آنے پر ہم کو پیچھے ہٹایا گیا۔ یہاں تک کہ ہم جوتیوں میں جا پہنچے۔ اس پر ان میں سے ایک نوجوان بولا۔ اس میں کس کا قصور ہے عمرؓ کا ہے یا ہمارے باپ دادا کا؟ اگر تم سوچو تو معلوم ہوگا کہ اس میں عمرؓ کا کوئی قصور نہیں۔ یہ ہمارے باپ دادا کا ہی قصور تھا جس کی آج ہمیں سزا ملی۔ کیونکہ خدا نے جب اپنا رسول مبعوث فرمایا تو ہمارے باپ دادا نے مخالفت کی مگر ان غلاموں نے اس کو قبول کیا اور ہر قسم کی تکالیف کو خوشی سے برداشت کیا۔ اس لیے آج اگر ہمیں مجلس میں ذلیل ہونا پڑا ہے تو اس میں عمرؓ کا کوئی قصور نہیں۔ ہمارا اپنا قصور ہے۔ اس کی یہ بات سن کر دوسرے کہنے لگے ہم نے یہ تو مان لیا کہ

باقی صفحہ ۶ پر

میرے محسن

میرے دیرینہ ہمدم

محترم محمد اکرم صاحب غوری۔ لندن

امسال خاکسار لنڈن سے ربوہ کے لیے روانہ ہوا تو ایک خواہش یہ بھی دل میں تھی کہ سات سال کے ایک محسن اور ہمدم دیرینہ سے بھی ملاقات ہوگی۔ لیکن

؎ بسا آرزو کہ خاک شدہ

مجھے دلی افسوس ہے کہ مخدومی محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب سے یہ ملاقات میسر نہ آئی اور آپ عین اس وقت جہان فانی کو خیر باد کہہ گئے۔ جب کہ ہماری ملاقات میں چار پانچ دن ہی باقی رہ گئے تھے۔ وہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لیے کراچی سے ہوائی جہاز میں روانہ ہوئے تھے کہ پرواز کے ایک گھنٹہ کے اندر ہی داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ اور سب کو اپنے پیچھے محزون و غمگسار چھوڑ دیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مخدومی سید عبدالرزاق صاحب میرے ان اولین محسنوں میں سے تھے جن کے عملی نمونہ اور جذبۂ خدمتِ اسلام کو دیکھ کر مجھے ہدایت نصیب ہوئی۔

کوئی اکاون سال کی بات ہے کہ میں نے نیروبی (کینیا) میں گورنمنٹ انڈین سینئر سیکنڈری سکول میں بطور ٹیچر کام شروع کیا تھا۔ اور وہاں متعدد مسلمان اساتذہ میں دو استاد ایسے تھے جن کے اعلیٰ کردار اور اخلاق و حُبِّ اسلام کے باعث دل خواہ نخواہ ان کی طرف کھنچا جاتا تھا۔ ایک ان میں سے حضرت محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم و مغفور تھے۔ اور دوسرے محترم قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب جو بفضلِ خدا بقید حیات ہیں۔ چند ماہ کے بعد برادرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب ہندوستان سے تشریف لے آئے اور اسی سکول میں ہمارے ساتھ ٹیچر لگ گئے

عقائد کے لحاظ سے میں حنفی المذہب تھا اور جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ حضرت شاہ صاحب اور محترم بھٹی صاحب احمدی ہیں تو میں ان کے اعلیٰ کردار اور جذبۂ خدمتِ اسلام کو دیکھ کر دل ہی دل میں تعجب کرتا تھا کہ ہمارے بعض علماء انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں اور جب میں اپنی تنہائی کی گھڑیوں میں اس بارے میں غور کرتا تھا اور ان تینوں احمدیوں کے اعمال و کردار اور اپنی روش کا مقابلہ کرتا تھا تو دل ہی دل میں نادم ہوتا اور کہتا کہ میں بھی مسلمان کہلاتا ہوں اور یہ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ لیکن میرے اور ان کے عمل میں بُعد المشرقین ہے میں اسماً مسلمان اور عملاً احکامِ اسلام کے سختی سے پابند۔ لیکن علمائے عامۃ المسلمین کے خیال میں یہ لوگ کافر۔ غرض جتنا زیادہ میں اس بارے میں غور کرتا تھا۔ دل یہی کہتا تھا کہ

این چہ بوالعجبی است

برادرم محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب سے ملاقات کے بعد ہمارے مراسم گہرے دوستانہ ہو گئے اور چونکہ دونوں بھائی یعنی حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب اور یہ ایک ہی مکان میں رہتے تو دونوں بھائیوں کو نہایت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں بھائیوں کو نہایت اعلیٰ اور قابل ستائش اخلاق سے مزین فرمایا تھا جس کی وجہ سے ہر ملاقاتی ان کی طرف خود بخود کھنچا جاتا تھا اور اس میں قطعاً قوم و ملت اور دین و مذہب کی قید نہ تھی۔ میں نے بیشمار ہندو اور سکھ ایسے دیکھے تھے جو حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب سے اس طرح ملتے تھے گویا کہ وہ ان کے ہی گرو تھے۔ ایک ان میں سے وہاں آریہ سماج سکول کا پرنسپل تھا اور دوسرا اگرچہ بی۔ اے ایل ایل بی تھا لیکن وکالت میں ناکام ہونے کے سبب اس نے بھی سکول میں نوکری کر لی تھی۔ بہت سے سکھ ان کے نہ صرف زبان سے ہی مداح تھے بلکہ انکی روحانی بلندی کے بھی قائل تھے۔ اور بعض کی بیویاں تو انہیں بزرگ اور مقدس خیال کرتی تھیں کہ اپنے بچوں کو جب وہ بیمار ہوتے تھے ان کے پاس لاتیں اور بڑے ادب سے درخواست کرتیں کہ ان کے بیمار بچے کو اپنا برکتوں والا ہاتھ لگا دیں اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وہ بچے تندرست ہو جاتے تھے۔

صوم و صلوٰۃ کے سختی سے پابند ہونے کے علاوہ ان دونوں بھائیوں کو قرآن کریم سے حد درجہ کا عشق تھا۔ اور کیوں نہ ہوتا نہایت ہی نیک اور بزرگ باپ کے فرزند تھے۔ جماعت احمدیہ کے اکثر دوست حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب سے واقف ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ ہمیشہ حضرت اقدس بھی انہیں بڑی محبت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کو اخویم سید عبدالرزاق شاہ صاحب سے فطرتاً بہت پیار تھا کہ یہ ان کے سب سے چھوٹے فرزند تھے۔ اور ابھی یہ عمر میں چار پانچ سال کے ہی تھے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ میرے اس بیٹے کو قرآن پڑھنے کا بڑا ہی شوق ہوگا اور ہم جو نیروبی میں سالہا سال شاہ صاحب کیساتھ رہے اس حقیقت کی گواہی دے سکتے ہیں کہ انہیں فی الحقیقت قرآن کریم کی تلاوت کا عشق تھا۔ اور نہایت خوش الحانی سے پڑھتے تھے اور معانی پر بھی کافی عبور تھا۔

ان دونوں بھائیوں کی اعلیٰ درجہ کی نیک صفات سے متاثر ہو کر میرا دل یہی چاہتا تھا کہ زیادہ سے زیادہ ان کی ملاقات کا شرف حاصل کروں۔ اور ان کے نیک نمونہ کو دیکھ کر مجھے بھی شوق پیدا ہوتا تھا کہ ان کی طرح احکام اسلام پر عمل کی کوشش کروں۔ لیکن میری برسوں کی غفلت اور سستی آڑے آجاتی تھی۔ اور اگرچہ نماز میں نے پڑھنے کا ارادہ کیا۔ لیکن وہی گنڈہ دار نمازیں پڑھتا تھا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ

؎ صحبت صالح ترا صالح کند

بالآخر میں نے احمدیہ ہال میں باقاعدگی سے جمعہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اور رفتہ رفتہ میرے دل میں احمدیہ لٹریچر پڑھنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ ساتھ ہی ساتھ میں نے ضروری خیال کیا کہ احمدیت کے مخالف لٹریچر کو بھی غور سے پڑھ لوں۔ لیکن حضرت اقدس کی کتب پڑھنے کے بعد میرا دل اس یقین سے بھر گیا کہ احمدیت ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی اسلام ہے۔ اور میں نے باقاعدہ بیعت کر لی۔

احمدیت میں داخل ہونے کے بعد دونوں بھائیوں نے میری دینی تربیت بڑے شوق سے کی۔ پہلے نماز کا ترجمہ سکھایا اور بعد میں قرآن کریم بامعنی پڑھنے کی چاٹ لگا دی ورنہ پہلے میں قرآن رسم کے طور پر نصف پارہ روزانہ پڑھا کرتا تھا۔ ان دونوں بھائیوں کے مشورہ کے مطابق روزانہ دو رکوع غور سے پڑھنے شروع کیے۔ اور یہ طریق تاحال جاری ہے کہ ہر آیت کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں

جب دونوں بھائی بیرونی میں تھے تو حضرت حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب نیروبی جماعت کے صدر تھے۔ جب آپ ہندوستان چلے آئے تو پھر جماعت نے برادرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کو جماعت کا صدر منتخب کیا۔ اور جب تک آپ نیروبی میں رہے جماعت کی عمدہ طریق پر تربیت کرتے رہے۔

رخصت پر ہندوستان گئے تو چونکہ خدمت دین کا جذبہ رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔ اپنی زندگی خدمتِ دین کے لیے وقف کر دی۔ رخصت کاٹ کر واپس افریقہ پہنچے تو قادیان سے خط موصول ہوا کہ آپ کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے منظور فرمالی ہے اس لیے جلد از جلد مرکز سلسلہ میں آکر رپورٹ کریں تا آپ کے مناسب حال فرائض سپرد کیے جاویں۔

چونکہ رخصت کاٹ کر واپس افریقہ پہنچے تھے اور اس کے فوراً بعد محترم شاہ صاحب نے خلیفۂ وقت کے حکم کی تعمیل میں استعفیٰ دیدیا تو جواب ملا کہ جو رقم گورنمنٹ نے ان کے سفرِ جہاز اور ریل پر خرچ کی ہے وہ واپس کیجائے گی تو استعفیٰ منظور ہوگا۔ اس وقت کے لحاظ سے یہ اچھی خاصی رقم تھی۔ لیکن سلسلہ کے اس فدائی نے یہ گوارا نہ کیا کہ خلیفۂ وقت کے فرمان پر فوری عمل نہ کیا جائے۔ فوراً ہی ضروری رقم قرض لی اور حکومت کے خزانے میں جمع کرنے کے بعد فارغ خطی حاصل کی اور جلد از جلد مرکز میں حاضر ہو گئے اور جب تک صدر انجمن کے قواعد کے مطابق پنشن پر ریٹائر نہیں ہوئے۔ آپ پوری تندہی سے مفوضہ فرائض سرانجام دیتے رہے۔

نیروبی میں ایک دفعہ مجھے MR. ALI جو وہاں سیکرٹریٹ میں ESTABLISHMENT OFFICER تھے ملے تو فرمانے لگے میں شاہ صاحب کی دیانت پر عش عش کرتا ہوں کہ ملک سے وطن جاتے وقت گورنمنٹ کو ایک ایک پائی اپنے سفر کے اخراجات کی ادا کر دی تھی اور پندرہ سال کی ملازمت کے عوض پنشن کے حقوق کے لیے بھی ہاتھ نہیں پھیلایا۔

آخر میں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس محبوب بھائی کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین۔

کتاب "خلافت حقہ اسلامیہ" کا مطالعہ

جملہ احباب جماعت توجہ فرمائیں

نظارت اصلاح وارشاد کے زیر انتظام ماہ ستمبر میں احباب جماعت کے مطالعہ کے لیے کتاب "خلافت حقہ اسلامیہ" مقرر کی گئی ہے۔ یہ سیدنا حضرت المصلح الموعود کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کی نہایت ایمان افروز اور مفید تقریر ہے جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس امر کا انتظام کریں کہ تمام احباب اور خواتین اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ بعد میں امتحان بھی لیا جائے گا۔ اس کتاب کی قیمت صرف ۵۰ پیسے ہے۔ نظارت ہذا یا نظارت اشاعت لٹریچر سے مل سکتی ہے۔ امراء اور صدر صاحبان اپنی اپنی ضرورت کے مطابق منگوالیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

بقیہ:- افکار عالیہ

ہمارے باپ دادا کے قصور کا نتیجہ ہے۔ مگر کیا اس ذلت کے داغ کو دور کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں؟ اس پر سب نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہماری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آتی چلو حضرت عمرؓ سے ہی پوچھیں کہ اس کا کیا علاج ہے۔ چنانچہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے آج جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا ہے اس کو آپ بھی خوب جانتے ہیں اور ہم بھی خوب جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے معاف کرنا میں مجبور تھا کیونکہ یہ وہ لوگ تھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں معزز تھے۔ اس لیے میرا بھی فرض تھا کہ میں ان کی عزت کرتا۔ انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں یہ ہمارے ہی قصور کا نتیجہ ہے لیکن آیا اس عار کو مٹانے کا کوئی بھی ذریعہ ہے؟ ہم لوگ تو اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ انہیں مکہ میں کسقدر رسوخ حاصل تھا۔ لیکن حضرت عمرؓ ان کے خاندانی حالات کو خوب جانتے تھے کہ ان نوجوانوں کے باپ دادا کسقدر عزت رکھتے تھے۔ آپؓ جانتے تھے کہ کوئی شخص ان کے سامنے آنکھ اٹھانے کی بھی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ اور آپؓ جانتے تھے کہ انہیں کسقدر رعب اور دبدبہ حاصل تھا۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو حضرت عمرؓ کے سامنے ایک ایک کر کے یہ تمام واقعات آگئے اور آپؓ پر رقت طاری ہو گئی۔ اس وقت آپؓ غلبۂ رقت کی وجہ سے بول بھی نہ سکے صرف آپؓ نے ہاتھ اٹھایا اور شمال کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ شمال میں یعنی شام میں بعض اسلامی جنگیں ہو رہی ہیں اگر تم ان جنگوں میں شامل ہو جاؤ تو ممکن ہے اس کا کفارہ ہو جائے۔ چنانچہ وہ وہاں سے اٹھے اور جلد ہی ان جنگوں میں شامل ہونے کے لیے چل پڑے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ان میں سے ایک شخص بھی زندہ واپس نہیں آیا۔ سب اسی جگہ شہید ہو گئے اور اس طرح انہوں نے اپنے خاندانوں کے نام پر سے داغ ذلت کو مٹا دیا۔ یہ لوگ تو مخلص تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکے تھے۔ جب ان کا یہ حال تھا تو سمجھ لو کہ کفار کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ وہ کس طرح ان حالات کو دیکھ دیکھ کر کڑھتے ہوں گے اور کہتے ہوں گے ہائے مٹ جاتے ہم مر کر فنا ہو چکے ہوتے مگر یہ دن دیکھنا ہمیں نصیب نہ ہوتا۔ جب وہی لوگ جن کو وہ گلیوں میں گھسیٹا کرتے تھے۔ جن کے سینوں پر وہ بڑے بڑے گرم پتھر رکھ کر انہیں اسلام سے پھرانے کی کوشش کرتے تھے جن کو مارتے اور گالیاں دیتے اور ہر قسم کے دکھ پہنچایا کرتے تھے۔ فتح مکہ کے دن گھوڑے دوڑاتے ہوئے آئے ہوں گے اور یہ لوگ اپنے گھروں میں چھپ کر بیٹھ رہے ہوں گے کہ کہیں ان لوگوں کی ہم پر نظر نہ پڑ جائے تو کس طرح ان کو اپنی عزتیں خاک میں ملتی ہوئی نظر آتی ہوں گی۔ کس طرح بار بار ان کی زبان سے یہ نکلتا ہوگا کہ کاش ہم اس سے پہلے ہی مر کر فنا ہو چکے ہوتے اور اپنی ذلت کا یہ دن نہ دیکھتے۔ غرض ابتدائی ایام اسلام میں ہی اللہ تعالیٰ نے وہ سارا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا جو آئندہ زمانہ میں اسلام اور مسلمانوں کا ہونے والا تھا۔ ابھی وہ بہت سے لوگ زندہ تھے جنہوں نے اس نقشہ کو ایک مجنون کی بڑ سے زیادہ وقعت نہ دی تھی کہ خدا کی بات پوری ہو گئی اور ان لوگوں نے اپنی آنکھوں سے اس نقشہ کے مطابق پیدا ہوتے ہوئے حالات دیکھ لیے"۔ (ماخوذ۔ از تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم نصف اول) صفحہ ۶۵-۶۶-۶۷

(مرسلہ:- امۃ الکریم وزیر ۲/۲ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ گزشتہ چند سالوں سے سانس کی تکلیف کی وجہ سے اکثر بیمار ہے۔ بعض دفعہ تو سانس لینا بے حد مشکل ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ ہمشیرہ کی صحت یابی کے لیے قارئین "الفضل" سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ (نذر محمد خان نوابشاہ (سندھ)

-• مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری محمود احمد گوندل مرحوم کی آنکھوں کا کامیاب آپریشن میرپور خاص سندھ میں ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

سعید احمد تھریاڑ کر سندھ

-• خاکسار کی والدہ محترمہ ہمشیرہ مولانا شمس صاحب مرحوم کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ گزشتہ دو تین دن سے ان کی طبیعت زیادہ علیل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترمہ والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد افضل بٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ

-• خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری آف گنج مغلپورہ دائیں آنکھ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب محترمہ والدہ صاحبہ کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

محمد انوار الحق گنج مغلپورہ لاہور

-• خاکسار چند روز سے بیمار ہے جس کی وجہ سے پریشانی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو کامل صحت عطا فرمائے۔

منشی ناصر احمد دارالعلوم غربی ربوہ

• میرے نانا جان چوہدری دین محمد صاحب آف گوکھووال ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ عمر رسیدہ ہیں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست ہے۔

محمد اشرف چک ۴۵/P ضلع رحیم یار خان

ولادت

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بچے عزیزم محمود احمد ناصر ایم۔ اے حال مقیم نائیجیریا کو ۲۷ جون ۱۹۸۲ء کو توام ولادت میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی عطا فرمائی ہے تمام بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے ملتمس ہوں کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو نیک، صالح، معمر خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ یہ دونوں نومولود محترمی حضرت منشی محمد حسین سابق کاتب البدر والفضل کے پڑپوتے ہیں ان کے نام طاہر احمد اور طاہرہ صدیقہ تجویز کئے گئے ہیں۔

(شوکت حسین شاد۔ النور سوسائٹی کراچی ۳۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے سالِ رواں کے اختتام میں صرف چار ماہ باقی ہیں احباب اپنا چندہ ادا فرمائیں

(ناظم مال وقف جدید)

دنیا کے کنارے فجی میں تبلیغِ اسلام

مرسلہ: وکالت تبشیر

میلہ میں تبلیغ فجی میں ہر تین چار ماہ کے بعد کسی نہ کسی شہر میں مختلف میلے لگتے ہیں۔ اس سے قبل فجی کے سب سے بڑے شوگر فیسٹیول کے موقعہ پر ساٹھ سے ستر ہزار لوگوں تک احمدیت کا پیغام بذریعہ فلوٹ کے پہنچایا گیا۔ پھر اسکے بعد ناندی کے مقام پر ایک میلہ میں پچیس ہزار افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

اب تیسرے میلہ کے موقعہ پر اٹھارہ سے بیس ہزار افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق نصیب ہوئی۔ یہ میلہ صرف کیوتی لوگوں کا ہوتا ہے مشن نے حکام سے اس کی اجازت چاہی اجازت ملنے پر خدام و اطفال کے تعاون سے ایک گاڑی کو سجایا۔

گاڑی کے پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انگریزی ترجمہ کے ساتھ لکھا گیا نیچے دونوں طرف حضرت اقدس اور آپکے خلفاء کی تصاویر فریم میں آویزاں تھیں۔ فوٹوز کے درمیان سفید کپڑے پر احمدیہ مسلم مشن لکھا ہوا تھا اور اس کے سامنے حضرت اقدس کی بڑی فریم شدہ رنگین تصویر تھی۔ گاڑی کے سامنے لکھا تھا۔ Promised Messiah Has Come. اور ساتھ ہی آپ کے بعض انگریزی الہامات آویزاں تھے۔

فلوٹ یعنی ہماری یہ گاڑی جہاں سے گذرتی لوگوں کی نظریں اس پر مرکوز ہو جاتیں اور کیوتی لوگ بڑی خوشی کا اظہار کرتے۔

فلوٹ شہر کے بڑے ڈاکخانہ سے چلنا شروع ہوا اور چرچل پارک میں جاکر رکا۔ جہاں انبوہ کثیر فلوٹ کے انتظار میں کھڑا تھا۔ فلوٹ کے وہاں پہنچنے پر مشن کے فلوٹ کی آمد کا بھی اعلان ہوا۔

کاروان میں ہمارے فلوٹ کو دوسرے نمبر پر جگہ دی گئی۔ سب سے آگے ہسپتال والوں کا فلوٹ تھا جس میں دل کا اپریشن کرکے صفائی کرنا دکھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ جسمانی علاج کے فوراً بعد روحانی علاج کرنے والوں کو موقعہ ملا!

یہ بھی عجیب اتفاق تھا۔ اس طرح ہمیں مختلف مقامات سے آئے ہوئے احباب تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ نصیب ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

مساجد کی تعمیر مسجد کے لئے یہاں زمین خریدی گئی ہے۔ محترم حاجی محمد حنیف صاحب اور پاپولر فرنیچر کے شاہ محمد صاحب نے اس پر مسجد بنا کر دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ مسجد فضل عمر کی تکمیل آخری مراحل میں ہے مسجد کے بڑے مینار پر لاؤڈ سپیکر فٹ کروا دیئے ہیں۔ اور باہر گرین بارڈر کروا دیا ہے۔ جس سے مسجد کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا۔ کیوتی زبان میں قرآن مجید کی ڈمی کا کام بھی شروع ہو گیا ہے فجی کی یونیورسٹی Pacific Theological College میں جماعتی کتابوں کا سیٹ رکھوایا گیا۔

حضور کے وصال کی خبر یہاں کے مشہور اخبار فجی ٹائم نے اپنی اشاعت دس جون میں حضور کے وصال کی خبر دی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد افراد پر مشتمل "احمدیہ موومنٹ ان اسلام" کے روحانی راہنما حضرت مرزا ناصر احمد کل علی الصبح اسلام آباد (پاکستان) میں وفات پا گئے۔۔۔۔؟

یہ خبر احمدیہ مشن کی طرف سے صووا (ویتی لیوو) میں سنائی گئی۔ حضرت مرزا ناصر احمد جن کی عمر ۷۳ سال تھی نومبر ۱۹۶۵ء میں اپنی جماعت کے امام منتخب ہوئے تھے۔ آپ ایک ایسی جماعت کے راہنما تھے جسکے تبلیغی مشن ساری دنیا میں ہیں اور جس کیطرف سے افریقہ اور دیگر ممالک میں ہسپتال، سکول اور کالج قائم ہیں۔

قادیان (انڈیا) میں آپ کی پیدائش ہوئی اور قادیان لاہور اور آکسفورڈ (انگلینڈ) میں تعلیم حاصل کی۔ اپنی جماعت کے امام بننے سے پہلے آپ جامعہ احمدیہ (مشنری ٹریننگ کالج) اور بعد میں تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل رہے۔ اس حیثیت سے آپ پنجاب یونیورسٹی اکیڈمک کونسل کے سینیٹر بھی رہے آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوی دو لڑکیاں اور تین لڑکے چھوڑے ہیں۔

آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ

۳۱ ظہور راگست تا ۶ نبوک ستمبر

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ مقامی کے زیر انتظام آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ ۳۱ ظہور راگست ۱۹۸۲ء کو شروع ہوگا انشاء اللہ۔

اس میں ۲۴ ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ ۶ نبوک ستمبر کو فائنل میچ ہوگا اور انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز تفصیلات کے لئے منتظمین اطفال فوری طور پر دفتر مقامی سے رجوع فرمائیں۔

(ناظم اطفال ربوہ)

ہفتہ تجنید

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ہفتہ تجنید مورخہ ۲۷ راگست سے شروع ہو چکا ہے تمام قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ ۳ ستمبر تک اپنی اپنی مجالس کی فہرست تجنید مکمل کرکے مرکز میں بھجوا دیں اور اس بات کا خاص طور پر اہتمام کریں کہ تجنید فارم کے تمام کوائف مکمل ہوں۔ تجنید فارم جملہ مجالس کو ارسال کئے جا چکے ہیں۔ اگر کہیں فارم نہ ملے ہوں تو مرکز سے فوری طور پر منگوالیں یا سادہ کاغذ پر ہی فہرست تجنید تیار کرکے ارسال کر دیں۔

تمام خدام سے انفرادی طور پر بھی گذارش ہے کہ وہ اس بات کا اپنے اپنے طور پر جائزہ لیں کہ ان کا نام فہرست تجنید میں شامل ہو گیا ہے یا نہیں۔

امید ہے تمام قائدین اور خدام بھرپور تعاون کریں گے اور اس ہفتہ کو پورے طور پر کامیاب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپکی اس سعی میں برکت ڈالے اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین والسلام خاکسار

حبیب الرحمان زیروی

(مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نشتر میڈیکل کالج ملتان میں داخلہ

امسال نشتر میڈیکل کالج میں داخل ہونے والے احمدی طلباء مندرجہ ذیل طلباء سے رابطہ قائم کریں تاکہ ان کے داخلے وغیرہ کے سلسلہ میں مدد کی جا سکے۔

۱۔ رشید محمد راشد سال چہارم
کمرہ نمبر ۲۹۳ رازی ہال

۲۔ محمد عثمان مبارک سال دوئم
کمرہ نمبر ۲۳ طارق ہال

رشید محمد ارشد صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ملتان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ عالمگیر کا پچیسواں مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۵-۶-۷ نبوک / نومبر ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ خالص دینی ماحول میں مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

جملہ مجالس انصار اللہ سے التماس ہے کہ اس روحانی اور مبارک اجتماع میں انصار اللہ اراکین کو کثرت سے شامل ہونے کی تحریک فرمائیں تا احباب خلیفۂ وقت کے بابرکت کلام سے براہ راست فیض یاب ہو سکیں۔

(قائد عمومی مجالس انصار اللہ مرکزیہ)

تمام مجالس ۲۷ راگست تا ۳ ستمبر ہفتہ تجنید منائیں

(مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- سویڈن کے اخبارات

اس لئے اختیار کر رہے ہیں کہ اپنی جماعت کے لوگوں سے ملاقات کر سکیں۔"

مسجد ناصر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا

"میں اس سال جون میں خلیفہ منتخب ہوا ہوں۔ اور اس حیثیت میں میرا یہ پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔ بعد ازاں میں سپین جاؤں گا۔ جہاں ہماری جماعت نے ایک مسجد تعمیر کی ہے جس کا افتتاح ستمبر میں ہو گا مگر قبل اس کے کہ میں سویڈن سے روانہ ہوں مالمو میں اپنی جماعت کے ممبران سے بھی ملاقات کروں گا۔ جہاں جماعت کے پچیس افراد رہتے ہیں"

اخبار لکھتا ہے

"احمدی مسلمان اسلام کا ایک فرقہ ہے اور گوٹن برگ میں ان کی تعداد ۱۵۰ افراد پر مشتمل ہے جن میں اکثریت پاکستانی اور یوگوسلاوین افراد کی ہے۔"

"منفرد مسجد" کے عنوان کے تحت اخبار نے لکھا :-

"ناصر مسجد سویڈن کی واحد مسجد ہے جس کا افتتاح ۱۹۷۶ء میں ہوا۔ خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحب نے احمدی مسلمانوں کا تعارف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہمارے اکثر کام تبلیغی امور پر مبنی ہیں۔ لیکن علاوہ ازیں ہم ہسپتال اور سکول بھی تمام دنیا میں تعمیر کر رہے ہیں۔ ہماری جماعت کا آغاز ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے اٹھارہویں صدی میں ہوا۔ تمام دنیا میں ہمارے ممبران کی تعداد دس ملین سے زائد ہے اور پاکستان میں ساڑھے تین ملین ہے"

"تمام مسلمانوں کی طرح ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں"۔

خبر کو جاری رکھتے ہوئے اخبار لکھتا ہے

"حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ترتیب کے لحاظ سے چوتھے خلیفہ ہیں۔ سوموار کی رات کو خلیفہ صاحب کا دورہ گوٹن برگ میں اپنی جماعت کے ممبران سے ملاقات تک جاری رہا"

حضور کی فوٹو کے نیچے لکھا :-

"یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی مذہبی مقدس کتاب قرآن مجید کے پیغام کو پھیلائیں"

"یہ بات خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے گوٹن برگ کے دورہ میں مسجد ناصر میں بیان فرمائی"۔

اخبار گوٹن برگ پوسٹن GOTENBORGS-POSTEN - نے دس اگست کی اشاعت میں لکھا :-

"سوموار کا دن گاتھن برگ کے احمدی مسلمانوں کے لئے بہت اہم دن تھا جب ان کے مبارک امام حضرت مرزا طاہر احمد نے یہاں کا دورہ کیا"

"سفید پگڑی اور سلیٹی رنگ کی اچکن میں وہ اپنے متبعین کو گلابی رنگ کی خوبصورت مسجد میں ملے جو گاتھن برگ کے علاقے ہوگزبوئیڈ (HOGSBOHOJD) میں واقع ہے"

"یہ ان کے خلیفہ بننے کے بعد پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔ خلیفہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بانیٔ تحریک احمدیت (جو ۱۹ ویں صدی عیسوی کے ختم ہونے تک زندہ رہے) کے جانشین ہیں"

"خلیفہ جو پورے یورپ کا دورہ کر رہے ہیں یورپ کو اسلام کی شہرۂ آفاق آسمانی تعلیمات سے روشناس کروائیں گے۔ اور بالآخر وہ سپین پہنچیں گے جہاں وہ اس پہلی مسجد کا افتتاح کریں گے جو (مسلمانوں کے نکالے جانے کے بعد) سات سو سال کے بعد سپین میں بنائی گئی"۔

اخبار مذکور لکھتا ہے :-

"احمدی مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح بانیٔ تحریک احمدیت کی شکل میں زمین پر نازل ہو چکا ہے اور یہ احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان بڑا فرق ہے کہ دوسرے مسلمان ابھی تک مسیح کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں"

اخبار پوسٹن لکھتا ہے :-

"حضرت مرزا طاہر احمد نے کہا کہ "حضرت مسیح اپنے صحیح وقت پر آئے تاکہ وہ ہمیں عالمی جنگ سے خبردار کریں"۔ گاتھن برگ میں جماعت اتنی بڑی نہیں ہے اس کے تقریباً ۱۵۰ ممبر ہیں جن میں زیادہ تعداد پاکستانیوں کی ہے مگر سویڈش اور یوگوسلاوین بھی ہیں ساری دنیا میں متبعین کی تعداد دس ملین ہے خلیفہ نے اس طرف توجہ دلائی کہ جماعت کے ممبران کی صحیح تعداد کے متعلق کہنا بہت مشکل ہے کیونکہ نئے لوگ جماعت میں روز بروز داخل ہوتے جا رہے ہیں"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کے اس دورہ کو اپنی زبردست برکات سے نوازے، ہر لمحہ و ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے اور اس دورے کو تمام دنیا میں اشاعت اسلام کا ایک سنگ میل بنا دے۔ آمین۔

جامعہ احمدیہ

۴ ستمبر کو کھل رہا ہے

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد ۴ ستمبر بروز ہفتہ سے تدریس کے لیے باقاعدہ کھل رہا ہے اساتذہ کرام اور جملہ طلبہ حاضر ہوں۔ صبح سات بجے تدریس شروع ہو جائے گی۔ طلبہ کی حاضری ۶-۵۰ پر ہو گی۔

ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ

اگر آپکو تبلیغ کا شوق ہے تو

وقف جدید کے لئے واقفین کی ضرورت بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

"جماعت کے وہ دوست جنہیں سلسلہ تبلیغ سے لگاؤ ہو یا تعلیم و تدریس کا شوق رکھتے ہوں وہ جماعت کی ترقی کے لئے اپنے آپ کو نئے وقف کے ماتحت پیش کریں"

نوٹ:- میٹرک سیکنڈ ڈویژن پاس ہوں

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

(ناظم ارشاد وقف جدید)

اشاعت خصوصی

روزنامہ الفضل ربوہ مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے سلسلہ میں کل مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۸۲ء کو ایک خصوصی اشاعت شائع کر رہا ہے۔ جسمیں مسجد بشارت سپین کی کئی خوبصورت رنگین تصاویر اور خصوصی مضامین شامل اشاعت ہوں گے۔ اس شمارے کی قیمت ۱ء۲۵ روپے ہو گی۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ

ہر قسم کے نقص سے پاک۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی۔ چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔

شکور پارک مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۲ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانیکی گارنٹی۔

رابطہ کے لئے:-

پروپرائیٹر:- حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ دوکان ۶۱۴ فون گھر ۴۱۶

صدیق اسٹیٹس ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰ ● مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷ ● علی اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۴۹۴

معدہ کا السر

STOMACH ULCER CURE

معدہ کا السر۔ زخم۔ پھوڑا۔ 4 کیپسولز کا کورس

قیمت فی کورس -/15 درجن -/135 گرس -/1512 روپے

بونس علاوہ۔ نرخنامہ اور 140 کیورز کا لٹریچر مفت

ڈاک خرچ -/5 سٹاکسٹوں کے لئے فری ڈاک

ضمانت معیار کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان